

سیرت کوئینز

محمد فہیم مصطفائی

نہمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ

﴿ جملہ حقوق بحق مؤلف مدفوع ہیر ﴾

نام رسالہ سہ ماہی کوئٹہ
مؤلف محمد فہیم قادری مصطفائی
پہلا ایڈیشن فروری 2012ء
تعداد 1200
دوسرا ایڈیشن جون 2012ء
تعداد 1200
تیسرا ایڈیشن مارچ 2013ء
تعداد 1200
صفحات 48
ناشر نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ
رابطہ نمبر 0300-4406838
ہدیہ

✽ ملنے کے پتے ✽

نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور

مکتبہ جمال کرم لاہور، مکتبہ اہلسنت لوہاری گیٹ لاہور، مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور
 رضا ورائٹی ہاؤس لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور، کرمانوالہ بک شاپ لاہور
 مکتبہ مہریہ ڈسکہ، عطاری ڈی ڈسکہ، مکتبہ جلالیہ و صراط مستقیم فوارہ چوک کجرات
 مکتبہ برکات المدینہ کراچی، مکتبہ جامعۃ المدینہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

مکتبہ قادریہ میلاد مصطفیٰ چوک کوجرانوالہ، مکتبہ رضائے مصطفیٰ دارالسلام چوک کوجرانوالہ
مکتبہ المصطفیٰ لویہیانوالہ کوجرانوالہ، مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور، مکتبہ المجاہد بھیرہ سرگودھا

☆ فہرست ☆

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
19	حجر اسود نصب کرنے کا واقعہ	4	نسب شریف
20	بعثت نبوی	5	ولادت مبارک
22	آغاز وحی	6	ولادت سے قبل چرچے
26	آغاز دعوت اسلام	8	ولادت کے وقت عجائبات
30	علی الاعلان دعوت اسلام	9	آپ کی پرورش
3	قریش کا اسلام سے انکار	10	حضرت حلیمہ کے گھر برکات
36	ہجرت حبشہ	11	واقعہ شق صدر
39	شعب ابی طالب	12	آپ کی والدہ کا انتقال
40	عام الحزن	13	آپ کی کنالت
41	قبیلہ ثقیف کو دعوت اسلام	14	آپ کا لڑکپن
44	بیعت عقبہ اولی	14	حرب النجار وحلف الفضول
45	معراج شریف	16	آپ کی جوانی
46	بیعت عقبہ ثانیہ	17	حضرت خدیجہ سے پہلی شادی

نسب شریف

س: رسول اللہ ﷺ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رشد و ہدایت کیلئے انہیں میں سے چند برگزیدہ انسانوں کو منتخب کیا ہے جنہیں نبی اور رسول کہتے ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جو آخری نبی ہیں اور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

س: رسول اکرم ﷺ کے جد امجد کا نام کیا ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کے والد تارخ ہیں۔

س: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا؟

ج: جی نہیں! وہ آپ کے چچا تھے جو بہت پرست اور مشرک تھے جبکہ آپ کے والد تارخ تھے جو مؤحد اور مسلمان تھے کیونکہ حضور ﷺ کے سلسلہ نسب میں کوئی مشرک نہیں ہے۔ [تفسیر صاوی]

س: حضرت اسماعیل علیہ السلام سے رسول پاک ﷺ کا کیا رشتہ ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے: حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام

کریم آقا ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

س: رسول پاک ﷺ کا اصل نام کیا تھا؟

ج: آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا اور آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا نام احمد ﷺ رکھا تھا۔

س: رسول پاک ﷺ کے والد اور دادا کا نام بتائیں؟

ج: والد کا نام حضرت عبد اللہ، دادا کا نام حضرت عبد المطلب تھا۔

س: رسول پاک ﷺ کا سلسلہ نسب بیان کریں؟

ج: حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن

کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اسماعیل۔

ولادت مبارک

س: رسول پاک ﷺ کا نور کب پیدا کیا گیا؟

ج: رسول پاک ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا کرنے سے قبل پیدا کیا

تھا، آپ تمام مخلوقات کی اصل ہیں۔ [مصنف عبد الرزاق]

س: رسول پاک ﷺ کو کب نبوت عطا ہوئی؟

ج: تمام مخلوقات کو پیدا کرنے سے قبل ہی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے نور کو پیدا

کیا تو اس وقت سے ہی نبوت عطا فرمادی تھی، البتہ جب دنیا میں آپ ۴۰ سال کے ہوئے تو اس

نبوت کا اظہار اللہ کے حکم سے کیا۔ [مشکوٰۃ شریف، ترمذی شریف]

س: کیا یہ کہنا درست ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ۴۰ سال سے قبل نبی نہ تھے؟

ج: جی نہیں! آپ پیدائشی ہی نبی تھے، صرف اللہ کے حکم سے ۴۰ سال کی عمر

میں اعلان نبوت کیا۔

س: رسول پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بتائیں؟

ج: حضرت آمنہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا۔

س: حضرت آمنہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

ج: حضرت آمنہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کے والد وہب بن مناف قبیلہ بنو زہرہ کے سردار تھے اور حضرت آمنہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نسب و شرف میں قریش کی تمام عورتوں سے افضل تھیں۔

س: کیا رسول پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے یا مشرک تھے؟

ج: محقق علماء نے لکھا ہے کہ آپ کے والدین عقیدہ تو حید پر قائم تھے، ان کو مشرک کہنا درست نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ کے سلسلہ نسب میں کوئی مشرک نہیں ہے۔ [تفسیر حاوی]

س: قریش کی اکثر عورتیں حضرت عبداللہ ﷺ سے شادی کرنا چاہتی تھیں، اس کی کیا وجہ تھی؟

ج: چونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا نور پاک حضرت عبداللہ ﷺ کی پیشانی میں چمکتا تھا، اس لیے آپ بہت حسین و جمیل تھے۔

س: حضرت عبداللہ ﷺ کا انتقال کب ہوا؟

ج: رسول پاک ﷺ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں تھے اور صرف دو مہینے گزرے تھے کہ حضرت عبداللہ ﷺ وفات پا گئے۔

س: رسول پاک ﷺ کی نانی کا کیا نام تھا؟

ج: رسول پاک ﷺ کی نانی کا نام حضرت مرہ یا برہ تھا۔

رسول پاک ﷺ کی ولادت سے قبل چرچے

س: کیا رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشخبری پہلے رسولوں نے بھی دی ہیں؟

ج: جی ہاں! تورات و انجیل میں آپ کی ولادت و بعثت کی خبر دی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کی بعثت کی دعا مانگی تھی۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو قرآن مجید نے کن الفاظ میں ذکر کیا ہے؟

ج: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿[البقرہ: ۱۲۹]

”اے ہمارے رب! ان میں ایک برگزیدہ رسول بھیج تا کہ وہ ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری کو قرآن نے کن الفاظ سے ذکر کیا ہے؟

ج: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [القہف: ۶]

”اور میں ایک رسول عظیم کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔

س: کیا یہود و نصاریٰ کو واقعی حضور ﷺ کی آمد کی خبر مل چکی تھی؟

ج: جی ہاں! صرف یہی نہیں کہ وہ آپ کو پہچانتے تھے بلکہ وہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔

س: کیا قرآن مجید میں اس بات کا ذکر ہے؟

ج: جی ہاں! ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكُنَّا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [البقرہ: ۸۹]

”اور وہ اس سے پہلے (اس نبی کے وسیلے سے) کافروں پر فتح مانگتے تھے، پس جب وہ نبی تشریف فرما ہوا جس کو وہ پہچانتے تھے تو انہوں نے انکار کر دیا، پس انکار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“

س: یہود و نصاریٰ کن الفاظ کے ساتھ آپ کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگتے تھے؟

ج: ﴿يَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلَيْهِم بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمٰنِ الَّذِيْ نَجِدُ صِفَتَهُ فِيْ التَّوْرَةِ فَكَانُوْا يَنْصُرُوْنَ﴾

ترجمہ: ”یعنی وہ لوگ کہتے تھے کہ اے اللہ ﷻ! تو ہماری مدد فرما اُس نبی ﷺ کے وسیلے سے جو آخری زمانے میں مبعوث ہونے والا ہے، جس کی صفات ہم تورات میں پاتے ہیں، پس اُن

کی مدد کر دی جاتی تھی۔“ [تفسیر طبرانی: ۲۹۷، [تفسیر جلالین: ۱۳۰، [تفسیر کبیر: الجندہ (۱: ۱۸۷)]

س: رسول پاک ﷺ کی ولادت کب، کہاں اور کس وقت ہوئی؟

ج: رسول پاک ﷺ کی ولادت سعودی عرب کے شہر مکہ معظمہ میں پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کی صبح کو ہوئی، اس وقت سن عیسوی ۲۰ اگست ۵۷۰ء تھا۔

س: کیا رسول پاک ﷺ کی ولادت عام بچوں کی طرح ہوئی تھی؟

ج: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوقات میں بے مثل بنایا، جب آپ پیدا ہوئے تو دونوں ہاتھ ز میں پر رکھے ہوئے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا ہوا تھا، بدن بالکل پاکیزہ اور کستوری کی طرح خوشبو دار تھا، ختنہ کئے ہوئے، ناف کٹی ہوئی اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔
[سیرت رسول عربی: ۳۱]

رسول پاک ﷺ کی ولادت کے وقت عجائبات

س: رسول پاک ﷺ کی ولادت کے وقت کون کون سے عجیب کام ظاہر ہوئے؟

ج: رسول پاک ﷺ کی ولادت ہوئی تو ستارے جھک گئے، آپ کی تعظیم کیلئے قریب آگئے اور ان کی روشنی سے حرم شریف اور ٹیلے روشن ہو گئے اور ولادت مبارکہ کے وقت ایسا نور نکلا جس سے مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کو ملک شام کے محلات نظر آنے لگے، اسی طرح شہر مدائن میں کسری کا محل پھٹ گیا، اس کے ۱۴ کنگرے ٹوٹ گئے، ایران کے آتش کدے سرد پڑ گئے، ان میں آگ جلاتے تھے مگر آگ نہ جلتی، بحیرہ ساوہ جس کے گرد بت پرستی ہوتی تھی وہ بالکل خشک ہو گیا۔ [سیرت رسول عربی: ۳۲، ۳۳]

س: حضور ﷺ کی ولادت کے وقت شیطانوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

ج: اس سے پہلے شیطان آسمان کی طرف جاتے تھے اور فرشتوں کی باتیں سن کر ان میں جھوٹ ملاتے اور پھر نجومیوں کو بتاتے، اب ان کا آنا جانا بند ہو گیا اور شہاب ثاقب کے

ذریعے آسمانوں کی حفاظت کی گئی۔

س: رسول پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ابولہب نے کیا کیا تھا؟

ج: ابولہب جو کہ حضور ﷺ کا چچا تھا، اس کی لونڈی ثویبہ نے اسے اطلاع دی کہ تیرا بھتیجا پیدا ہوا ہے تو اس نے بھتیجے کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کر دیا۔

س: ابولہب کو اس عمل کا کیا فائدہ ہوا؟

ج: ابولہب کی موت کے ایک سال کے بعد حضرت عباس نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھ کر پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ تمہارے بعد مجھے کوئی آرام نہ ملا البتہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ان دو انگلیوں (انگوٹھے اور شہادت والی) کے درمیان جگہ سے پانی ملتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں۔ [صحیح بخاری: کتاب الوصیہ ج ۱]

س: ابولہب کے اس واقعے میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟

ج: اس میں ہمارے لیے نصیحت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی خوشی منانے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازتا ہے یعنی ابولہب نے بھتیجے کی نیت سے خوشی منائی تو اس کو فائدہ ہوا جو مسلمان عاشقِ رسول حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منائے گا یقیناً اس کو ثواب ملے گا۔

س: سرکارِ مدینہ ﷺ کی ولادت کی خوشی کا اصطلاحی نام کیا ہے؟

ج: اس خوشی کو عیدِ میلاد النبی ﷺ کہتے ہیں اور یہ خوشی پاکستان کے علاوہ دنیا کے کونے کونے میں مسلمان بارہ رجب الاول کو عیدِ میلاد النبی کو بطور جشن مناتے ہیں، اس موقع پر محافلِ سیرت و میلاد منعقد کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں، تفصیل کیلئے راقم کا کتابچہ [میلادُ الرسول ﷺ] ملاحظہ کیجئے۔

رسول پاک ﷺ کی پرورش

س: رسول اکرم ﷺ کو کن کن خواتین نے دودھ پلایا تھا؟

ج: آپ کو 6 پاکیزہ اور سعادت مند خواتین نے دودھ پلایا، حضرت آمنہ، ثویبہ، حلیمہ سعدیہ، حولہ بنت منذر، ام ایمن، قتیلہ بنو سعد کی ایک خاتون۔

س: رسول پاک ﷺ کی پرورش کرنے والی رضاعی ماں کون ہیں؟

ج: حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

س: حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کا کس علاقے سے تعلق تھا اور حضور ﷺ کو ان کے پاس پرورش کے لئے کیوں بھیجا گیا؟

ج: حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کا تعلق قتیلہ بنو سعد سے تھا جو فصاحت و بلاغت میں مشہور تھا اور یہ مکہ مکرمہ سے دور علاقے میں رہتی تھی، عرب والوں میں یہ رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو پرورش کے لئے گھر سے دور بھیجتے تاکہ بچے ماں کی نرم و گداز کود سے باہر نکلیں اور ایک طرف وہ جفاکش اور سخت جان بنیں اور دوسری طرف دیہات کی خالص زبان سیکھیں۔

س: حضرت حلیمہ سعدیہ جب حضور ﷺ کو لے کر واپس گئیں تو کیا فوائد حاصل ہوئے؟

ج: حضرت حلیمہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی اوٹنی آتے وقت سب سے پیچھے تھی، جبکہ واپسی پر سب سے آگے دوڑتی جا رہی تھی، آپ کی اوٹنی کے خشک تھنوں میں دودھ آ گیا اور آپ کی چھاتی دودھ سے بڑھ گئی۔

حضرت حلیمہ کے گھر برکات محمدی کا ظہور

س: حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا گھر پہنچی تو کن کن برکات کا ظہور ہوا؟

ج: حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ہمارا علاقہ بہت زیادہ قحط زدہ تھا مگر جب سرکارِ دو عالم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میری بکریاں بہت زیادہ دودھ دینے لگیں، اسی طرح ایک دن سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی گود میں تھے کہ ایک بکری آگے بڑھی اور حضور ﷺ کو سجدہ کیا اور سر انور کو بوسہ دیا۔

س: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند یعنی حضور ﷺ کے رضاعی باپ کا نام کیا تھا؟

ج: حارث بن عبد العزی۔

س: رسول پاک ﷺ کی رضاعی بہن کا نام کیا تھا؟

ج: آپ کی رضاعی بہن کا نام شیماتھا۔

س: نبی پاک ﷺ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر بکریاں چرا رہے تھے تو کیا عجیب واقعہ رونما ہوا؟

ج: رسول پاک ﷺ کا سینہ مقدس چاک کیا گیا جسے شق صدر کہتے ہیں۔

واقعہ شق صدر

س: شق صدر کے واقعہ کی تفصیل بیان کریں؟

ج: دو فرشتے انسانی شکل میں سفید لباس پہنے ہوئے آئے اور انہوں نے آپ کو لٹا کر آپ کا سینہ چاک کیا اور اس میں سے سیاہ لوتھر اشیطان کا حصہ نکال کر پھینک دیا اور آپ کے قلب مبارک کو سونے کے تھال میں رکھ کر آب زم زم سے دھویا گیا اور قلب مبارک کو اپنی جگہ پر رکھ کر پیٹ مبارک کو سی دیا گیا۔

س: شق صدر کتنی بار ہوا؟

ج: شق صدر ۴ مرتبہ ہوا، دوسری مرتبہ تب ہوا جب آپ ۱۰ سال کے تھے، تیسری مرتبہ جب آپ غار حرا میں تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور چوتھی مرتبہ شب معراج میں ہوا۔

س: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی دوبارہ حضور ﷺ سے کتنی بار ملاقات ہوئی؟

ج: دو مرتبہ ہوئی ایک مرتبہ غزوہ خنین میں اور دوسری مرتبہ جب آپ کی قوم قحط میں

بتلا ہوئی، اس وقت نبی پاک ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تھا، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ۴۰ بکریاں اور کئی اونٹ عطا کئے۔

س: کیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے خاوند نے اسلام قبول کر لیا تھا؟

ج: جی ہاں ایہ دونوں شرف باسلام ہو گئے تھے۔

س: حضور ﷺ کی رضائی ماں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے؟

ج: مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں۔

س: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے رسول پاک ﷺ کی پرورش کب تک کی؟

ج: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب حضور ﷺ کو مکہ مکرمہ چھوڑ گئیں تو آپ کی عمر ۵ سال تھی، ایک سال تک آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس رہے اور پھر والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال پر ملال

س: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کہاں ہوا؟

ج: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو لے کر مدینہ طیبہ میں آپ کے دادا کے ننھیال ملنے جا رہی تھی کہ واپسی پر مقام ابوہریرہ آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔

س: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے موت سے قبل کیا اشعار پڑھے تھے؟

ج: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

کل حی میت و کل جادید بال و کل کبیر یفنی

وانا میتة و ذکرى باق و ولدت طهرا

”ہر زندہ موت کا مزہ چکھے گا، ہر نئی چیز پرانی ہو گئی، ہر بڑی چیز فنا ہو گئی، میں تو اس دنیا

سے جا رہی ہوں مگر میرا ذکر باقی رہے گا کیونکہ میں نے ایک پاکیزہ بچے کو جنم دیا ہے۔“

[صیاء النبی ۷۷/۷۷]

س: وہ کون خوش نصیب عورت تھیں جو سرور کونین ﷺ کو اپنے ساتھ واپس مکہ میں لائی؟

ج: حضرت ام ایمن تھیں، حبشہ کی رہنے والی سیاہ رنگ کی تھی۔

رسول پاک ﷺ کی کفالت

س: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کس نے کی؟

ج: آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے۔

س: حضرت عبدالمطلب کی آپ سے محبت کا کیا انداز تھا؟

ج: چونکہ نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین دونوں ہی دنیا سے پردہ فرما چکے تھے

اسلئے اب حضرت عبدالمطلب اپنے پوتے سے بہت زیادہ پیار اور محبت کا مظاہرہ فرماتے تھے،

آپ کی افلی پکڑ کر حرم شریف لے جاتے، خانہ کعبہ کا طواف کرواتے، اپنے کندھوں پر سوار کر

لیتے اور آپ کی درازی عمر اور بہتری کیلئے دعائیں کرتے۔

س: حضرت عبدالمطلب کے وصال کے وقت سرکارِ مدینہ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج: جب آپ کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کی شفقت و محبت

سے بھرپور شخصیت بھی پردہ فرما گئیں، اس وقت حضرت عبدالمطلب کی عمر مبارک ایک سو چالیس

سال تھی۔

س: حضرت عبدالمطلب کی وفات کے وقت کیا سماں تھا؟

ج: حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو کئی دن تک بازار اور منڈیاں بند رہیں اور تمام

لوگوں نے دکھ اور غم کا اظہار کیا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے آٹھ سال کے پوتے حضرت

محمد ﷺ کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔

- س: حضرت عبدالمطلب نے وصال سے پہلے اپنے پوتے کو کس کے سپرد کیا؟
- ج: آپ نے اپنے بیٹے ابوطالب کو بلایا اور سرکارِ مدینہ کی پرورش ان کے ذمہ لگائی۔
- س: رسول پاک ﷺ کا بچپن کیا دوسروں لڑکوں کی طرح تھا؟
- ج: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر اس بات سے محفوظ رکھا تھا جو آپ کے شایانِ شان نہ تھی۔

رسول پاک ﷺ کا لڑکپن

- س: آپ نے اپنا پہلا سفر کتنی عمر میں اور کس طرف کیا؟
- ج: آپ نے پہلا سفر شام کی طرف کیا، اس وقت آپ کی عمر مبارک بارہ سال تھی، آپ کے چچا ابوطالب دیگر قریش کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام جانے لگے تو حضور ﷺ نے اصرار کیا تو ابوطالب حضور ﷺ کو اپنے ہمراہ لے گئے۔
- س: اس سفر میں عیسائی راہب نے آپ کو پہچان کر کیا کہا تھا اور وہ راہب کون تھا؟
- ج: وہ راہب بکیرہ نام کا تھا جو شام کے شہر بصری میں رہتا تھا، جب اس نے حضور ﷺ کو دیکھا تو کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری اور محبوب نبی ہیں۔
- س: راہب نے حضور ﷺ کو کس طرح پہچانا؟
- ج: اس نے بتایا کہ جب تانلہ گھائی سے چڑھا تو پتھر اور درخت ان کے آگے سجدے میں گر گئے، اس نے کہا کہ درخت اور پتھر اللہ کے نبی کے علاوہ کسی کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتے، اسی طرح اس نے دیکھا کہ جب حضور ﷺ آ رہے تھے تو بادلوں نے صرف ان پر سایہ کیا ہوا تھا۔

حرب الفجار و حلف الفضول میں شرکت

س: حرب المہاجر یہ کون سی لڑائی ہے اور یہ کب لڑی گئی؟

ج: اہل عرب چار مہینوں میں لڑائی نہیں کرتے تھے، قرآن کریم نے ان چار مہینوں کا ذکر کیا اور ان کو اشہر الحرم یعنی عزت والے قرار دیا ہے، وہ چار مہینے یہ ہیں: رجب، ذیقعد، ذی الحج اور محرم، آغاز اسلام سے پہلے ان مہینوں میں لڑائیاں لڑی جاتی تھیں، ان کو حروب المہاجر کہتے تھے، ان میں سے چوتھی لڑائی میں حضور ﷺ نے شرکت کی، اس وقت آپ کی عمر چودہ سال تھی۔

س: حلف الفضول کا واقعہ کیا ہے اور یہ کب پیش آیا؟

ج: جب رسول پاک ﷺ کی عمر مبارک بیس سال تھی، اس وقت یہ واقعہ پیش آیا، اس کا پس منظر یہ ہے کہ زبید یمن کا ایک تاجر اپنے ساتھ سامان تجارت لے کر مکہ مکرمہ آیا، وہاں کے ایک رئیس عاص بن وائل نے اس سے سامان خرید لیا لیکن اس کی قیمت ادا نہ کی، وہ شخص مسافر تھا، اس کی جان پہچان نہ تھی، اس نے عاص بن وائل کے دوست قبائل سے شکایت کی مگر انہوں نے بھی الٹا اسے جھڑک دیا، چنانچہ اس مسافر نے دوسرا طریقہ اختیار کیا کہ جب طلوع آفتاب کے بعد قریش حرم کعبہ میں اپنی اپنی مجلسیں جمائے بیٹھے تھے تو اس نے جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فریاد کی:

قریش کے تمام افراد نے وہ فریاد سنی لیکن اس پر سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے چچا زہیر بن عبدالمطلب نے لبیک کہا چنانچہ قریش کے چند قبائل عبد اللہ بن جدعان کے گھر جمع ہوئے اور یہ معاہدہ کیا کہ مظلوم کو اس کا حق ملے کر دیں گے، اسی معاہدے کو حلف الفضول کہتے ہیں۔

س: کیا رسول پاک ﷺ اس معاہدے میں شریک تھے؟

ج: جی ہاں! نبی پاک ﷺ اس معاہدے میں شریک بھی تھے اور بعثت کے بعد اس معاہدے پر خوشی کا اظہار بھی فرمایا۔

س: اس معاہدے کو حلف الفضول کیوں کہتے تھے؟

ج: چونکہ اس معاہدے کو جن لوگوں نے پروان چڑھایا، ان تینوں کا نام فضل تھا۔ فضل بن فضالہ، فضل بن وداعہ، فضل بن حارث۔

رسول پاک ﷺ کی جوانی

س: نبی اکرم ﷺ نے جب شام کا دوسرا سفر کیا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک کیا تھی؟
ج: پہلے سفر کے وقت آپ کی عمر مبارک بارہ سال تھی جبکہ دوسرے سفر کے وقت آپ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔

س: شام کا دوسرا سفر آپ نے کس مقصد کیلئے کیا؟
ج: یہ سفر تجارت کی غرض سے تھا، آپ حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کا مال لے کر گئے تھے جو بعد میں آپ کے عقد نکاح میں آئیں اور مسلمانوں کی ماں قرار پائیں۔
س: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کون تھیں، ان کی سیرت پر مختصر نوٹ لکھیں؟
ج: مکہ مکرمہ کے جو لوگ سب سے زیادہ مالدار تھے اور تجارت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، ان میں حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا بھی سرنہرست تھیں، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی، آپ مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کا پیکر جمیل تھیں، عفت و پاکدامنی کے باعث دور جاہلیت میں بھی آپ کو طاہرہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا، رحم دلی، غریب پروری اور سخاوت آپ کی امتیازی خصوصیت تھیں۔

س: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نے ملک شام کے سفر میں آپ کے ساتھ جس غلام کو بھیجا اس کا نام کیا تھا اور اسے کیا ہدایات دی تھیں؟

ج: اس غلام کا نام میسرہ تھا اور حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نے یہ ہدایات کی تھیں کہ خیر دار حضور ﷺ کی نافرمانی نہ کرنا۔

س: ملک شام کے سفر میں کونسا اہم واقعہ پیش آیا؟

ج: آپ شام کے شہر بصرہ میں مقیم ہوئے تو وہاں کے راہب سطورا سے ملاقات ہوئی

اس نے نبی پاک ﷺ کی زیارت کی تو آپ کے سرانور اور مبارک قدموں کو بوسہ دیا اور کہنے لگا کہ میں آپ پر ایمان لایا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں جن کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔

س: اس سفر کے دوران میسرہ نے نبی پاک ﷺ کی عظمت و رفعت کے بارے کیا ملاحظہ کیا؟

ج: میسرہ نے راستے میں کئی بار دیکھا کہ جب دھوپ تیز ہو جاتی تو دو فرشتے سرکارِ دو عالم ﷺ پر سایہ کرتے تھے۔

س: میسرہ نے حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کو نبی پاک ﷺ کے بارے میں کیا بتایا اور حضرت خدیجہ نے پھر کیا فیصلہ فرمایا؟

ج: میسرہ نے نبی اکرم ﷺ کی امانت و دیانت کا تذکرہ کیا اور آپ پر دو فرشتوں کی طرف سے سایہ کرنے اور سطورا کے اسلام لانے کا واقعہ بتایا، اس کے بعد حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نے نبی پاک ﷺ سے نکاح کا فیصلہ کر لیا۔

حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا سے پہلی شادی

س: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نے حضور ﷺ سے کس عمر میں شادی کی اور کیا یہ ان کی پہلی شادی تھی؟

ج: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کی اس سے قبل دو شادیاں ہو چکی تھیں اور وہ دونوں شوہر فوت ہو گئے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا نے (۴۰) چالیس سال کی عمر میں حضور ﷺ سے نکاح کیا۔

س: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا اور حضور ﷺ کی دیگر ازواج کا حق مہر کتنا مقرر ہوا تھا؟

ج: حضور ﷺ کی سب ازواج کا حق مہر پانچ پانچ سو درہم تھا۔

س: رسول پاک ﷺ کی ازواج مطہرات سے مسلمانوں کا کیا رشتہ ہے؟

ج: نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

س: حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کے حضور ﷺ سے نکاح کرنے کی وجہ سے کیا

فوائد حاصل ہوئے؟

ج: چونکہ رسول پاک ﷺ کے بچپن ہی میں آپ کے والد اور والدہ ماجدہ کا سایہ

مبارک اٹھ گیا تھا، اس لئے اب آپ کو حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کا پیارا، محبت اور حسن

سلوک حاصل ہوا، وہ آپ کے اخلاق عالیہ سے بہت متاثر تھیں، اس لئے دل و جان سے خدمت

کرتی تھیں۔

س: حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کے لطن مبارک سے نبی پاک ﷺ کی

کتنی اولاد تھی؟

ج: کل تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں: تینوں صاحبزادے بچپن میں ہی

انتقال فرما گئے تھے، ان میں سے دو صاحبزادے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ اور چاروں

صاحبزادیاں حضرت سیدہ رقیہ، حضرت سیدہ زہب، حضرت سیدہ ام کلثوم اور حضرت سیدہ فاطمہ

الزہراء، حضرت خدیجہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کے لطن سے پیدا ہوئیں۔

س: نبی اکرم ﷺ کے تیسرے صاحبزادے کا کیا نام ہے اور وہ کس کے لطن سے

پیدا ہوا تھا؟

ج: اس کا نام حضرت ابراہیم تھا اور یہ حضور ﷺ کی زوجہ حضرت ماریہ قبطیہ کے لطن سے تھا۔

س: خانہ کعبہ کی تعمیر جدید کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج: خانہ کعبہ کی تعمیر جدید کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ سال تھی۔

س: تعمیر کے دوران قریش کے مختلف قبائل کے درمیان اختلاف کب پیدا ہوا؟

ج: جب کعبہ شریف کی دیوار میں حجر اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو ان کے درمیان اختلاف پیدا ہوا۔

س: حجر اسود پتھر کی کیا خصوصیت تھی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام جب دیوار کعبہ تعمیر کر رہے تھے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کہا کہ ایک پتھر لاؤ تا کہ اسے یہاں نصب کر دوں اور لوگ یہاں سے طواف شروع کریں حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش میں گئے تو حضرت جبرائیل حجر اسود لے کر حاضر ہو گئے، تو یہ جنتی پتھر ہے۔ [سیرت رسول عربی: ۴۴]

حجر اسود نصب کرنے کا واقعہ

س: قریش کے درمیان حجر اسود کو نصب کرنے میں اختلاف کیا صورت اختیار کر گیا تھا؟

ج: اس اختلاف میں چار دن گزر گئے اور نوبت تلواریں اور نیزوں تک پہنچ گئی۔

س: اس کے بعد قریش کس بات پر متفق ہوئے؟

ج: پانچویں دن سب مسجد حرام میں جمع ہوئے تو ابو امیہ بن مغیرہ قرشی نے یہ رائے دی کہ کل صبح جو شخص اس مسجد کے باب بنی شیبہ سے حرم میں داخل ہو، وہ ثالث مقرر کیا جائے گا چنانچہ وہ سب اس رائے پر متفق ہو گئے۔

س: پھر دوسرے دن کون سب سے پہلے باب بنی شیبہ سے داخل ہوا؟

ج: دوسرے دن سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ حرم شریف میں باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے اور آپ کو دیکھ کر سب پکار اٹھے کہ یہ امین ہیں ہم ان پر راضی ہیں۔

س: پھر رسول پاک ﷺ نے ان کے درمیان کیا فیصلہ فرمایا؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے چادر مبارک نیچے بچھا کر حجر اسود اس میں رکھا اور فرمایا کہ ہر طرف والے ایک سردار مقرر کر لیں اور وہ چاروں کناروں سے چادر کو تھام کر اٹھائیں تاکہ کسی کو

کوئی اختلاف نہ ہو۔

بعثت نبوی

س: بعثت کا کیا مطلب ہے؟

ج: بعثت کا معنی کسی کو بھیجنا، یہاں اس سے نبی اکرم ﷺ پر کلام الہی کا نزول اور تبلیغی سرگرمیوں کی ذمہ داری مراد ہے۔

س: بعثت نبوی کے وقت رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

ج: جب آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور آپ کو حکم ہوا کہ لوگوں کو ایک معبود (اللہ تعالیٰ) کی طرف بلائیں تو اس وقت آپ کی عمر مبارک (۴۰) چالیس سال تھی۔

س: کیا آپ کو نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی تھی؟

ج: جی نہیں! بلکہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر تیار ہو رہا تھا، آپ نے خود ارشاد فرمایا ”كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور گارے کے درمیان تھے۔

س: رسول اکرم ﷺ کی بعثت کی اہمیت پر کچھ روشنی ڈالیں؟

ج: کوئی مبلغ یا ہادی و راہنما جس قدر بگڑے ہوئے ماحول میں جائے گا، اس کی تبلیغ اسی قدر زیادہ اہمیت کی حامل ہوگی، نبی اکرم ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا، اس وقت اہل عرب ہی نہیں، پوری دنیا پر کفر و شرک کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔

س: اہل عرب میں اس وقت کیا کیا خرابیاں تھیں؟

ج: اہل عرب بالخصوص اہل مکہ بتوں کی پوجا کرتے تھے، درخت کی پرستش بھی کرتے تھے، بتوں پر خون بہاتے بلکہ بعض انسانوں کو ذبح کرتے تھے، سو تیلی ماں سے نکاح کر لیتے شراب نوشی اور جوا بازی بھی ہوتی تھی۔ (تفصیل کے لئے سیرت رسول عربی ص ۵۶۲-۵۶۳ دیکھئے)

س: عربوں میں بت پرستی کا آغاز کیسے ہوا؟

ج: اہل عرب دینِ ابراہیمی پر تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت نابت کعبہ کے متولی ہوئے، ان کے بعد قبیلہ جرہم متولی ہو، پھر قبیلہ خزاعہ کے مورث اعلیٰ عمرو بن لُحی اس قبیلہ (جرہم) کو نکال کر خود متولی بن گیا، اس کا اصل نام عمرو بن ربیعہ بن حارث تھا، عرب میں بت پرستی کا بانی یہی شخص تھا۔

س: عمرو بن ربیعہ نے بت پرستی کا آغاز کیسے کیا؟

ج: یہ شخص ایک مرتبہ بیمار ہو گیا کسی نے کہا کہ بلقاء (شام) میں گرم پانی کا چشمہ ہے اس میں غسل کرنے سے تندرست ہو جاؤ گے، وہ وہاں گیا اور غسل کرنے سے اچھا ہو گیا، اس نے وہاں دیکھا کہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں، اس نے ان سے درخواست کر کے کچھ بت حاصل کئے اور ان کو کعبہ شریف کے ارد گرد نصب کر کے لوگوں کو بت پرستی کی دعوت دی۔

س: کعبہ شریف میں کتنے بت تھے؟

ج: وہاں بے شمار بت رکھے گئے تھے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: ود، سواع، یعوق، یغوث، نسر، لات، منات، عزیٰ، اور ہبل وغیرہ۔

س: کیا اس وقت عرب میں یہودیت اور نصرانیت بھی تھی؟

ج: جی ہاں! قبیلہ تمیم، کنانہ، بنو حارث، بن کعب اور کندہ میں یہودیت تھی، مدینہ طیبہ میں یہودیوں کا زور تھا، خیبر میں بھی یہودی بستے تھے۔

س: بعثت نبوی سے پہلے اہل عرب بچوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے؟

ج: وہ اس قدر سخت دل ہو گئے تھے کہ بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے، بچوں کو تلوار سے اڑا دینا بھی جائز سمجھتے تھے۔

س: ان حالات میں نبی اکرم ﷺ نے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟

ج: آپ اخلاق حمیدہ سے متصف تھے، امین اور صادق معروف تھے، آپ ان تمام

خرافات سے اگک تھلگ رہتے اور رمضان شریف میں کوہ حرا میں تشریف لے جاتے اور عبادت خداوندی میں مشغول ہو جاتے، چند دنوں کی خوراک لے جاتے، جب خوراک ختم ہو جاتی تو مزید لے جاتے اور عبادت الہی کرتے رہتے۔

س: غار حرا کہاں واقع ہے؟

ج: غار حرا جبل نور پر واقع ہے اور یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر منی کو جاتے ہوئے بائیں جانب ہے، دشوار گزار اور خطرناک راستہ ہے۔

س: آپ غار حرا میں کیوں تشریف لے گئے، کسی دوسرے پہاڑ کا انتخاب کیوں نہیں فرمایا؟

ج: جبل نور پر غار حراء سے خانہ کعبہ بالکل سامنے نظر آتا ہے، اس لئے زیارت کعبہ کی خاطر اس کو ترجیح دی گئی۔

آغاز وحی

س: وحی کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اور احکام انبیاء کرام کو بلا واسطہ یا بلا واسطہ ملتے رہے، اسے وحی کہتے ہیں۔

س: وحی لانے والے فرشتے کا کیا نام ہے؟

ج: حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لایا کرتے تھے۔

س: کیا وہ کبھی انسانی شکل میں بھی تشریف لائے؟

ج: جی ہاں! ایک مرتبہ تو صحابہ کرام نے ان کی زیارت بھی کی، آپ کے کپڑے

نہایت سفید اور بال سیاہ تھے، آپ نے نبی اکرم ﷺ سے اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں سوالات کئے۔

س: حضرت جبرائیل علیہ السلام تو نور ہیں، وہ انسانی شکل میں کیسے تشریف لائے؟

ج: نوری اور ناری مخلوق انسانی شکل میں آسکتی ہے، جیسے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نور بھی بنایا اور آپ بشریت کے لباس میں تشریف لائے۔

س: وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

ج: وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا، نبی اکرم ﷺ جو بات رات کو خواب میں دیکھتے، دن کے وقت بعینہ ظاہر ہو جاتی۔

س: سچے خوابوں کی مدت کتنی تھی؟

ج: سچے خوابوں کی مدت چھ مہینے تھی، ان کی ابتداء ربیع الاول شریف میں ہوئی، اس وقت نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

س: نبی اکرم ﷺ پر نزول وحی کا آغاز چالیس سال کی عمر میں کیوں ہوا، اس سے پہلے کیوں نہیں ہوا؟

ج: چالیس سال میں انسان ہر لحاظ سے پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے نیز مقصود یہ تھا کہ لوگ آپ کے اخلاق عالیہ اور امانت و دیانت سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں اور اعلان نبوت کو شک کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔

س: سچے خواب آنے پر نبی اکرم ﷺ نے کیا عمل اختیار فرمایا؟

ج: آپ نے نار حرام میں خلوت گزینی شروع کر دی، آپ وہاں تشریف لے جاتے کچھ عرصہ گزارنے کے بعد دوبارہ گھر تشریف لاتے۔

س: نزول وحی سے پہلے سچے خواب دکھانے میں کیا حکمت تھی؟

ج: جب کسی ہستی کو منصب نبوت پر فائز کیا جاتا ہے تو اس پر ان حقائق کو ظاہر کیا جاتا ہے جن کا تعلق عالم غیب سے ہوتا ہے تو ان حقائق کو آشکارا کرنے سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے ان سے مانوس کیا جاتا ہے۔

س: اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی پر غیب کی باتیں ظاہر کی جاتی ہیں؟

ج: جی ہاں! اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو غیب کی باتوں پر مطلع فرماتا ہے اور نبی کا معنی ہی غیب کی خبر دینے والا ہے یعنی جس بات تک انسان کے حواس اور عقل کی رسائی نہ ہو سکے، نبی اس بات کی بھی خبر دیتا ہے۔

س: کیا قرآن پاک میں اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو غیب کی باتوں پر مطلع کرتا ہے؟

ج: جی ہاں! سورہ جن ”وہ (اللہ) غیب جاننے والا ہے اور وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔“

س: رسول اکرم ﷺ جب غار حراء تشریف لے جاتے تو ایک حیران کن بات سامنے آتی، وہ کیا تھی؟

ج: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ایک پتھر کو جانتا ہوں جو مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا یعنی وہ پتھر ”السلام علیک یا رسول اللہ“ کہا کرتا تھا۔

س: غار حراء میں وحی لے کر کونسا فرشتہ آیا تھا؟

ج: وحی کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام متعین ہیں، وہی وحی لاتے تھے۔

س: فرشتے نے حاضر ہو کر آپ سے کیا کہا تھا؟

ج: فرشتے نے تین مرتبہ کہا ”اقراء“ پڑھئے اور چوتھی مرتبہ خوب زور سے سینے سے لگایا اور چھوڑ دیا۔

س: نبی اکرم ﷺ نے کیا جواب دیا تھا؟

ج: آپ نے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں ہوں ”ما انا بقارئ“

س: چوتھی مرتبہ فرشتے نے کیا کہا تھا؟

ج: فرشتے نے کہا! پڑھئے اپنے رب کے نام ساتھ جس نے سب کو پیدا فرمایا، انسان کو جھے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھئے آپ کا رب کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم

سکھایا، اسی نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ [سورۃ اہلق: آیت ۵۲۱]

س: اس پہلی وحی میں ایک اہم بات کی طرف اشارہ ہے، وہ کیا ہے؟

ج: جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے صرف ”اقراء“ پڑھئے کہا تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں اور جب کہا ”اقراء باسم ربك“ (اپنے رب کے نام سے پڑھئے) تو آپ نے فوراً پڑھنا شروع کر دیا کو یا آپ پہلے بھی پڑھ سکتے تھے لیکن اس بات کا انتظار تھا کہ میرے رب کے نام کا ذکر ہو تو پڑھوں۔

س: نزول وحی کے بعد آپ کی کیا کیفیت تھی؟

ج: آپ واپس گھر تشریف لائے تو آپ کا دل کانپ رہا تھا اور آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے چادر اوڑھا دی اور آپ کا خوف و ہراس دور ہو گیا۔

س: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے سارا واقعہ سننے کے بعد کیا عرض کی تھی؟

ج: ام المؤمنین نے عرض کی، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو بے آبرو نہیں کرے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، حق کی وجہ سے کسی پر مصیبت آجائے تو اس کی دشگیری فرماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

س: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے بارے میں ڈر لگتا ہے، اس سے کونسا خوف مراد ہے؟

ج: نبی اکرم ﷺ اس بات کا اندیشہ محسوس فرما رہے تھے کہ کہیں اس عظیم ذمہ داری کو نبھانہ سکیں اور وحی کا بوجھ اٹھانہ سکیں۔

س: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کو کس شخصیت کے پاس لے گئی تھیں اور ان کا اس شخصیت سے کیا رشتہ تھا؟

ج: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی کے پاس لے گئی تھیں اور وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔

س: ورقہ بن نوفل کی کیا حیثیت تھی؟

ج: ورقہ ان چند لوگوں میں سے ایک تھے جو بت پرستی سے نفرت کرتے ہوئے تلاش حق میں گرد و نواح میں چلے گئے تھے، انہوں نے عیسائیت قبول کر لی تھی اور انجیل کو عبرانی زبان میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔

س: ورقہ بن نوفل نے نبی اکرم ﷺ سے کیا کہا تھا؟

ج: جب ورقہ نے نبی اکرم ﷺ سے تمام واقعہ سنا تو کہا، یہ تو وہی ناموس (جبریل) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔

س: ورقہ نے کس بات پر افسوس کا اظہار کیا تھا؟

ج: ورقہ بن نوفل نے کہا: کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ مکرمہ سے نکالے گی، اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا لیکن جلد ہی ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا۔

س: کیا اس وحی کے نزول کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا تھا؟

ج: جی نہیں! اس کے بعد کچھ عرصہ وحی بند رہی جس سے نبی اکرم ﷺ نہایت غمگین رہنے لگے۔

آغازِ دعوتِ اسلام

س: تو آپ نے کب لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا؟

ج: پہلی وحی سے نبوت کا آغاز ہو گیا لیکن لوگوں تک پیغام خداوندی پہنچانے یعنی

رسالت کا آغاز اس وقت ہوا جب دوسری وحی نازل ہوئی۔

س: دوسری وحی کے کیا الفاظ تھے اور ان میں آپ کو کیا حکم دیا گیا تھا؟

ج: دوسری وحی میں سورہ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں جن میں فرمایا گیا: ”اے چادر لپیٹنے والے! اٹھئے اور لوگوں کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنے لباس کو پاک رکھئے بتوں سے (پہلے کی طرح اب بھی) دور رہئے زیادہ لینے کے لئے کسی پر احسان نہ کیجئے اور اپنے رب کی رضا کے لئے صبر کیجئے۔“

س: نزول وحی کے بعد آپ کو سب سے پہلے کس عبادت کا حکم ہوا؟

ج: نزول وحی کے بعد آپ کو سب سے پہلے نماز کا حکم دیا گیا تھا۔

س: یہ نماز کتنی رکعتوں پر مشتمل تھیں اور اس کے اوقات کیا کیا تھے؟

ج: یہ نماز دو وقت پڑھی جاتی تھی، سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور دو رکعتیں تھیں۔

س: اس نماز کا طریقہ اور وضو کے بارے میں آپ کو کیسے آگاہ کیا گیا؟

ج: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو لے کر ایک وادی سے گزرے اور وہاں انہوں نے اپنا پر مارا جس سے پانی کا چشمہ نکلا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے وضو کیا تو حضور ﷺ نے بھی اسی طرح وضو کیا، اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔

س: جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو

سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

ج: اس سلسلے میں جامع بات یہ ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی

اللہ عنہا، مردوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، بچوں میں سب سے

پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے

اسلام قبول کیا۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا کیا واقعہ ہے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ورقہ بن نوفل اور یہود و نصاریٰ کے دیگر علماء اور رہنماؤں سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پیشین گوئیاں سن رکھی تھیں اور آپ اس گھڑی کے منتظر تھے، ایک دن آپ حکیم بن حزام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حکیم کی لونڈی نے آ کر بتایا کہ آپ کی پھوپھی خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ خیال کرتی ہیں کہ ان کے خاوند نبی مرسل ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے اور آپ سے خبر دریافت کی، جب حضور ﷺ نے تمام واقعہ اور وحی سے آگاہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے سچ فرمایا اور آپ سچوں میں سے ہیں، میں کو اہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔“

س: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی، اس کا پاؤں پھسلا اور وہ تشویش میں مبتلا ہوا نیز غور و فکر کرنے لگا سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اس نے نہ تردد کیا اور نہ جھجک محسوس کی۔“

س: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگوں نے کفر کیا، اس نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اس نے اپنے مال سے میری دلجوئی کی جب لوگوں نے مجھے محروم کیا۔

س: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟

ج: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آزاد کردہ غلام تھے، نبی اکرم ﷺ کو ان سے

اتنی محبت تھی کہ ان کو زید بن محمد کہا جانے لگا اور جب حضرت زید کے والد ان کی تلاش میں آئے اور واپس لے جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو اختیار دے دیا لیکن حضرت زید نے کہا: میں حضور ﷺ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا، ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی حضور ﷺ کو بہت پیار تھا۔

س: حضرت علی الرضی رضی اللہ عنہ کے ایمان کا سبب کیا تھا؟

ج: حضرت علی الرضی رضی اللہ عنہ کے والد ابو طالب کثیر العیال تھے، ایک مرتبہ قحط پڑا تو ان کی مالی حالت کمزور ہو گئی، چنانچہ حضور ﷺ کی تحریک پر ان کے ایک لڑکے حضرت جعفر کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی الرضی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ لے آئے، ایک دن حضرت علی الرضی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے دیکھا تو حیران ہوئے، دریافت کرنے پر نبی اکرم ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو وہ دوسرے دن مشرف باسلام ہوئے۔

س: آزاد کردہ غلاموں میں سے سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا اسلام لائے تھے تو عام غلاموں میں سب سے پہلے کون حلقہ بگوش اسلام ہوئے؟

ج: عام غلاموں میں سے سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا؟

س: عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

ج: عشرہ کا معنی ہے دس اور مبشرہ جن کو خوشخبری دی گئی، یہ دس صحابہ کرام ہیں جن کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔

س: دار ارقم کہاں واقع تھا اور نبی اکرم ﷺ نے کب وہاں عبادت کرنا شروع کی؟

ج: دار ارقم کوہ صفا کے نشیب میں واقع تھا، ایک دن جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ان کے کچھ ساتھی مکہ مکرمہ کی کسی گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے تو مشرکین کا ادھر سے گزر ہوا انہوں نے دیکھ کر برا بھلا کہا تو لڑائی ہو گئی، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام دار ارقم میں رہنے لگے اور وہیں نماز پڑھتے تھے۔

س: خفیہ دعوت کتنا عرصہ رہی اور اس کے بعد کیا حکم آیا؟

ج: خفیہ دعوت تین سال رہی اور پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ”پس آپ کھول کر بیان کریں جس بات کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے کنارہ کش رہیں“ [سورہ حجر آیت نمبر ۹۲] اور یہ بھی حکم دیا گیا ”اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں“ [سورہ شعراء آیت نمبر ۲۱۴]

علی الاعلان دعوتِ اسلام

س: اس حکم خداوندی کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟

ج: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کھلا تبلیغ کا حکم دیا تو آپ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر قبیلہ قریش کی ذیلی شاخوں (جن کو بطون کہا جاتا ہے) یوں پکارا، اے بنی فہر! اے بنی عدی وغیرہ۔

س: جب وہ لوگ آپ کے پکارنے پر جمع ہوئے تو آپ نے کیا فرمایا؟

ج: جب وہ سب جمع ہو گئے بلکہ جو خود نہ آ سکتا تھا، اس نے اپنی جگہ کوئی دوسرا آدمی بھیجنا کہ معلوم کیا جائے کہ کیسی آواز ہے، ابولہب اور باقی قریش بھی آگئے تو آپ نے فرمایا: ”اگر میں تم سے کہوں کہ وادی مکہ سے سواروں کا ایک لشکر آ رہا ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے؟ وہ کہنے لگے کیوں یقین نہیں کریں گے، آپ نے ہمیشہ سچ بولا ہے۔“

س: آپ کی یہ بات سن کر ابولہب نے کیا کہا؟

ج: اس نے کہا تم پر ہلاکت ہو، کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا؟

س: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابولہب کو کیا جواب ملا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ابولہب کی مذمت میں قرآن پاک کی سورہ لباب نازل فرمائی جس میں فرمایا ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ خود ہلاک ہو گیا، نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی اور وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا۔“

قریش کا اسلام سے انکار

س: جب نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور اعلانیہ بت پرستی کی مذمت شروع کی تو قریش نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

ج: قریش کے سردار عتبہ، شیبہ، ابوسفیان جو بعد میں مسلمان ہو گئے، ابو جہل، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل سہمی، اور اسود بن مطلب وغیرہ ابوطالب کے پاس آئے اور نبی اکرم ﷺ کی شکایت کر کے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو منع کر دیں یا درمیان میں سے ہٹ جائیں۔

س: ابوطالب نے کیا جواب دیا اور نبی اکرم ﷺ نے کیا رد عمل ظاہر کیا؟

ج: ابوطالب نے ان لوگوں کو نرمی سے سمجھا بھجا کرواپس کر دیا اور نبی اکرم ﷺ نے تبلیغ دین کا کام جاری رکھا۔

س: قریش نے دوبارہ ابوطالب سے یہ مطالبہ کیا تو انہوں نے کیا راستہ اختیار کیا؟

ج: قریش نے جب ابوطالب سے شکایت کی کہ حضرت محمد کو سمجھائیں، ہم اپنے بتوں کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تو ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ مجھے اور اپنے آپ کو تکلیف نہ دیں۔

س: اس پر نبی اکرم ﷺ نے کیا جواب دیا اور ابوطالب نے کیا کہا؟

ج: اپنے چچا سے یہ جواب سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا! اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج بھی لا کر رکھ دیں تو میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا یا تو اللہ تعالیٰ کا دین غالب آجائے گا یا میں ہلاک ہو جاؤں گا، اس پر ابوطالب نے کہا بھتیجے! میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اپنا کام کرو۔

س: اب قریش نے کیا چال چلی؟

ج: قریش جب نبی اکرم ﷺ کو تبلیغ کا فریضہ انجام دینے اور ابوطالب کو آپ کی مدد

سے روکنے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے ولید بن مغیرہ کے بیٹے عمارہ کو جو بہت خوبصورت نوجوان تھا، ابوطالب کے پاس لا کر کہا، اس نوجوان کو اپنا بیٹا بنالیں اور اپنا بھتیجا ہمارے حوالے کر دیں۔

س: قریش کے اس مطالبے پر ابوطالب نے کیا جواب دیا؟

ج: ابوطالب نے کہا، اللہ کی قسم! تم مجھے بہت تکلیف دیتے ہو، کیا تم مجھے اپنا بیٹا دیتے ہو کہ میں تمہارے لئے اس کی پرورش کروں اور اپنا بیٹا تمہیں دے دوں کہ تم اسے قتل کر دو، اللہ کی قسم! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

س: قریش نے مکہ مکرمہ کے باہر سے آنے والے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ سے دور رکھنے کے لئے کیا مشورہ کیا؟

ج: چونکہ حج کے موقع پر لوگ مکہ مکرمہ میں آتے تھے، اس لئے قریش کو خطرہ تھا کہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے متاثر ہو کر دین اسلام کو قبول نہ کر لیں، چنانچہ انہوں نے مشورہ کیا کہ باہر سے آنے والوں کو آپ سے متنفر کیا جائے۔

س: قریش کے مشورے میں کیا طے پایا؟

ج: کسی نے کہا، ان کو کاہن (نجوی) مشہور کریں، کسی نے کہا: دیوانہ مشہور کریں کسی نے کہا ان کو شاعر مشہور کیا جائے، کسی نے مشورہ دیا کہ جادوگر مشہور کریں، ولید بن مغیرہ نے ان سب کی باتوں کا رد کر دیا اور کہا اس میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں، البتہ تم اسے جادوگر مشہور کر کے لوگوں کو بتاؤ کہ وہ ہمارے درمیان انتشار پھیلا نا چاہتا ہے۔

س: قریش کی اس تدبیر کا ان کو کوئی فائدہ ہوا؟

ج: جی نہیں! بلکہ ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں کیونکہ جب وہ مکہ مکرمہ کے تمام راستوں میں بیٹھ گئے اور ہر آنے والے کو یہ بات بتاتے تو لوگوں میں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا اور جب وہ آپ سے ملتے تو آپ کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو جاتے س: جب قریش نبی اکرم ﷺ کو تبلیغ اسلام سے روکنے سے عاجز آ گئے تو اب

انہوں نے نیا راستہ اختیار کیا اور وہ کیا تھا؟

ج: اب انہوں نے عتبہ بن ربیعہ کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لالچ دینے کی کوشش کی جو ناکام ہو گئی۔

س: قریش نے آپ کو کس بات کی لالچ دی تھی؟

ج: عتبہ بن ربیعہ، نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے! اگر اس نئے مذہب سے آپ کا مقصود مال ہے تو ہم آپ کے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ مالدار ہو جائیں گے، اگر عزت و شرف مقصود ہے تو آپ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں اگر آپ اس جن کو نہ روک سکیں جو آپ کے پاس آتا ہے تو آپ کا علاج کرائیں گے۔

س: نبی اکرم ﷺ نے عتبہ کو کیا جواب دیا تھا؟

ج: اس کی گفتگو مکمل ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ حم کی آیات آیت سجدہ تک تلاوت کر کے سجدہ کیا اور وہ کھڑا سنتا رہا، آپ نے فرمایا، ابو الولید! تم نے سنا؟ اس نے کہا میں نے سن لیا، آپ جانیں اور آپ کا کام۔

س: عتبہ نے قریش کو کیا مشورہ دیا تھا؟

ج: جب عتبہ کو واپس آتے دیکھا تو قریش نے کہا، اس پر بھی جادو ہو گیا، عتبہ نے کہا اللہ کی قسم! میں نے اس سے بے مثل کام سنا ہے، وہ جادوگر، کاہن یا شاعر نہیں ہے، اس کی بڑی عظمت ہوگی اگر عرب اس پر غالب آگئے تو تم غیر کے ذریعے اس سے بچ جاؤ گے اور اگر وہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کا ملک تمہارا ملک ہوگا، لہذا جو کچھ وہ کرتا ہے، اسے کرنے دو۔

س: جب قریش کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام کی تبلیغ سے روکنے کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا؟

ج: اب قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کر دیں، کہیں لوگوں کو آپ کے خلاف برا بیچھنتہ کیا اور آپ کا مذاق اڑانے

لگے، آپ نے اپنا تبلیغی سفر جاری رکھا۔

س: ایک دن ابو جہل آپ کو پتھر مارنے کے لئے آگے بڑھتا تو خوف زدہ ہو گیا، اس کی کیا وجہ تھی؟

ج: ابو جہل جب آپ کے سر انور کو کچانے کے لئے پتھر اٹھا کر آگے بڑھتا تو اسے ایک اونٹ دکھائی دیا، ابو جہل نے کہا کہ اس کا سر، دانت اور گردن ایسی تھی کہ میں نے کسی اونٹ کو ایسے نہیں دیکھا۔

س: اس واقعہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟

ج: آپ نے فرمایا وہ جبریل امین تھے، اگر ابو جہل آگے بڑھتا تو وہ اسے پکڑ لیتے۔
س: وہ کون سی شخصیت تھی جس نے کفار کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے سے روکا تھا؟

ج: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آکر اپنی چادر آپ کی مبارک گردن میں ڈال دی اور اسے بل دے کر اس زور سے کھینچا کہ دم گھٹنے لگا، اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، عقبہ کو دھکا دیا اور فرمایا ”کیا تم ایسی شخصیت کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور اس پر دلائل بھی دیتا ہے۔“
س: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کیا سزا دی جاتی تھی؟

ج: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو آگ میں جلا یا جانا، بعض اوقات نبی اکرم ﷺ ادھر سے گزرتے تو شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور یوں پڑھتے ”یا نازکونی بردا وسلاماً علی عمار کما کنت علی ابراہیم“ ”اے آگ! جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث تھی، اسی طرح عمار کے لئے بھی ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا۔“

س: تحریک اسلام میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز کس خاتون کو حاصل ہوا؟

ج: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابو جہل نے مکہ مکرمہ کے ایک چوراہے میں تماشاخیوں کے ہجوم میں ایک نیزہ مار کر شہید کیا، اس طرح حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا تحریک اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں۔

س: وہ کون سی عظیم شخصیت ہے جو اپنے ذاتی مال سے مسلمان غلاموں اور لونڈیوں کو خرید کر آزاد کرتے اور انہیں اذیتوں سے بچاتے تھے؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ عظیم انسان ہیں جو خود بھی ایمان لائے، ان کی مساعی سے قریش کے سرکردہ افراد بھی حلقہ گوش اسلام ہوئے اور پھر انہوں نے اپنا ذاتی مال خرچ کر کے مسلمان لونڈیوں اور غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔

س: اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟

ج: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جس قدر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا کسی کے مال نے نہیں دیا۔

س: وہ کون سی دو شخصیات ہیں جن کے اسلام لانے سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت زیادہ ثروت حاصل ہوئی؟

ج: حضرت عمر فاروق اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کے اسلام لانے سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔

س: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیسے ایمان لائے تھے؟

ج: آپ کے ایمان اور اسلام لانے کے لئے خود سرکار دو عالم ﷺ نے دعا کی تھی اس لئے آپ کو مراد رسول کہا جاتا ہے، آپ گھر سے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے نکلے لیکن جب اپنی بہن اور بہنوئی سے قرآن سنا تو دل کی دنیا بدل گئی اور حضور ﷺ کی خدمت میں دار ارقم میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

ہجرت حبشہ

س: نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو قریش کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے انہیں کس ملک کی طرف ہجرت کا حکم دیا؟

ج: رسول اکرم ﷺ نے جب دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا رہنا مشکل ہو گیا ہے تو آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کا اختیار دے دیا کیونکہ حبشہ کا بادشاہ اپنے ہاں کسی کو کسی پر ظلم کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

س: ہجرت حبشہ کس سال اور کس مہینے میں ہوئی؟

ج: حبشہ کی طرف ہجرت دوبار ہوئی: پہلی مرتبہ نبوت کے پانچویں سال رجب المرجب کے مہینے میں مسلمانوں نے ہجرت کی۔

س: اس سفر میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں شریک تھیں اور ان میں نمایاں شخصیات کون سی تھیں؟

ج: حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں کل گیارہ مرد اور چار عورتیں شریک ہوئیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ مطہرہ حضرت رقیہ بنت رسول بھی اس ہجرت میں شریک تھیں۔
س: کیا قریش نے ان مسلمانوں کا تعاقب کیا تھا؟

ج: جی ہاں! قریش نے ان مسلمانوں کا تعاقب کیا لیکن وہ ناکام ہوئے کیونکہ جو نہی مسلمان بندرگاہ پر پہنچے تو دو تجارتی جہاز جا رہے تھے، مسلمان سستے کرایہ پر فوراً نکل گئے۔

س: یہ مسلمان حبشہ سے کب اور کیوں واپس تشریف لائے؟

ج: حبشہ میں مسلمان تین مہینے امن و امان سے رہے، پھر ان کو غلط اطلاع پہنچی کہ اہل مکہ ایمان لے آئے ہیں تو ان میں سے اکثر واپس آ گئے۔

س: مسلمانوں نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کب اور کیوں کی؟

ج: مسلمانوں کے حبشہ سے واپس آنے کے بعد کفار نے ان کو زیادہ ستانا شروع کیا تو نبوت کے چھٹے سال نبی اکرم ﷺ کی اجازت سے تراسی (۸۳) مردوں اور اٹھارہ (۱۸) عورتوں نے دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

س: حبشہ سے مسلمانوں کی واپسی کب ہوئی؟

ج: جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو کچھ لوگ فوراً واپس آ گئے۔

س: وہ کون سے صحابی ہیں جو فتح خیبر کے موقع پر واپس آئے اور ان کے آنے پر نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟

ج: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ ہی میں رہ گئے تھے، جب خیبر فتح ہوا تو آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے معاف کیا اور پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا، میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا حضرت جعفر کے آنے کی۔

س: قریش نے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے خلاف کیا طریقہ اختیار کیا؟

ج: قریش نے اپنے کچھ آدمی بطور سفیر حبشہ کے بادشاہ کے پاس بھیجے اور نذرانے بھی دیئے تاکہ اسے مسلمانوں کے خلاف کیا جائے۔

س: قریش نے مسلمانوں پر کیا الزام لگایا اور بادشاہ نے کیا جواب دیا؟

ج: قریش نے کہا ہم میں سے چند نادان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے جو نصرانیت اور بت پرستی سے الگ ہے، وہ لوگ بھاگ کر یہاں پناہ گزین ہو گئے ہیں، انہیں ہمارے حوالے کر دیں، حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے کہا کہ پہلے ہم ان سے دریافت کریں گے۔

س: بادشاہ کے بلانے پر مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کس نے کی اور کیا جواب دیا؟

ج: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی اور بتایا کہ ہم لوگ جاہل تھے اور ہمارے اندر بے

شارٹر ابیاں تھیں، اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول بھیجا جس نے ہمیں اخلاق عالیہ کا درس دیا تو لوگوں نے ہمیں ستانا شروع کر دیا، اس لئے ہم نے آپ کے ہاں پناہ لی ہے۔

س: بادشاہ نے قرآن پاک سن کر کیا کہا؟

ج: بادشاہ نے حضرت جعفر ؓ سے کہا جو کلام تمہارے نبی پر نازل ہوا ہے ہمیں بھی سناؤ، جب حضرت جعفر ؓ نے سورہ مریم کی کچھ آیات سنائیں تو بادشاہ اتنا رویا کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی، اس نے کہا یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کے دو پر تو ہیں۔

س: قریش کے نمائندوں نے مسلمانوں کے خلاف دوسرا حربہ کیا استعمال کیا؟

ج: دوسرے دن عمرو بن عاص نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ ؑ کی نسبت برا عقیدہ رکھتے ہیں؟

س: مسلمانوں نے بادشاہ کو کس طرح مطمئن کیا؟

ج: نجاشی بادشاہ نے مسلمانوں کو بلایا اور پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ ؑ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہو؟ حضرت جعفر ؓ نے فرمایا ہم حضرت عیسیٰ ؑ کو خدا کا بندہ پیغمبر اور روح سمجھتے ہیں۔

س: اس جواب پر نجاشی کا رد عمل کیا تھا؟

ج: نجاشی بادشاہ نے یہ سن کر ایک تنکا اٹھایا اور کہا، اللہ کی قسم! جو کچھ تم نے کہا حضرت عیسیٰ ؑ اس سے ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں ہیں اور اس بات نے کفار کو نامراد واپس لوٹا دیا۔

س: قریش نے حبشہ سے مسلمانوں کو واپس لانے سے ناکامی پر کیا منصوبہ بنایا؟

ج: قریش نے جب دیکھا کہ ہماری تمام تر مزاحمت کے باوجود اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے، حضرت حمزہ ؓ اور حضرت عمر ؓ جیسے لوگ بھی مسلمان ہو چکے ہیں، حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے بھی مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

شعب ابی طالب

س: یہ کس سال کا واقعہ ہے اور اس سلسلے میں ابو طالب نے کیا طریقہ اختیار کیا؟
ج: یہ واقعہ نبوت کے ساتویں سال کا ہے اور جب ابو طالب کو کفار کے اس منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو جمع کر کے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کو اپنے (درے) میں لے جاؤ اور ان کی حفاظت کرو۔

س: کیا ہاشم و مطلب کی تمام اولاد نے نبی اکرم ﷺ کو پناہ دی تھی؟
ج: جی نہیں! ابولہب بد بخت اس کا رخیر میں شریک نہیں تھا۔

س: قریش کے دوسرے افراد نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف کیا منصوبہ بنایا؟
ج: قریش نے وادی محصب (جو مکہ مکرمہ اور مثنیٰ کے درمیان ہے) میں یہ عہد کیا کہ ہاشم و مطلب کی اولاد کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے، ان سے نکاح شادی اور لین دین سب ختم کیا جائے تاکہ وہ تنگ آ کر حضرت محمد ﷺ کو ہمارے حوالے کر دیں۔

س: اس بائیکاٹ سے مسلمانوں کو کس قدر اذیت اٹھانا پڑی؟

ج: اس سے مسلمانوں نے بہت تکالیف اٹھائیں کیونکہ باہر سے آنے والا غلہ مکہ مکرمہ میں ہی خرید لیا جاتا اور شعب ابی طالب تک پہنچنے نہ دیا جاتا اور اگر ان میں سے کوئی شخص صلہ رحمی کرتے ہوئے اپنے کسی مسلمان عزیز کو ملے بھیجتا تو وہ راستے میں ہی روک دیتے۔

س: اس موقع پر ابو طالب نے نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کے لئے کیا خصوصی طریقہ

اختیار کیا؟

ج: ابو طالب کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ سو جاتے تو نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی غرض سے آپ کے بستر سے اٹھا کر اس پر اپنے کسی بھائی یا بیٹے کو لٹا دیتے اور نبی اکرم ﷺ دوسری جگہ آرام فرما ہوتے۔

س: شعب ابی طالب سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کیسے چھٹکارا ملا اور یہ بائیکاٹ کیسے ختم ہوا؟

ج: قریش نے مزید تاکید کے لئے اپنے معاہدے کو تحریری شکل دے کر اسے کعبہ اللہ کی چھت میں لٹکا دیا تھا، تین سال کے بعد نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی کہ اس معاہدے کو دیمک چاٹ گئی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، ابوطالب نے جب قریش کو بتایا اور یہ بھی کہا کہ جو کچھ میرے بھتیجے نے کہا صحیح ہے تو بائیکاٹ ختم کر دو اور اگر غلط ہو تو میں خود اسے تمہارے حوالے کر دوں گا، چنانچہ دیکھا گیا تو واقعی اسے دیمک کھا گئی تھی، ابوالختری نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور بائیکاٹ ختم ہوا۔

س: کیا اس کے بعد قریش نے مسلمانوں کو اذیت پہنچانا ترک کر دیا تھا؟

ج: نہیں! بجائے اس کے کہ وہ بد بخت نبی اکرم ﷺ پر ایمان لاتے کہ آپ نے غیب کی خبر بتائی کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو غیب کی باتوں پر مطلع کرتا ہے، وہ لوگ مزید اذیتیں پہنچانے لگے۔

عام الحزن

س: عام الحزن (غم کا سال) کونسا سال ہے اور اسے عام الحزن کیوں کہتے ہیں؟

ج: نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال نبی اکرم ﷺ کی ظاہری ڈھارس ختم ہو گئی، رمضان المبارک کے مہینے میں ابوطالب کی وفات ہوئی اور تین دن بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا اور یہ دونوں شخصیتیں نبی اکرم ﷺ کی حوصلہ افزائی میں سب سے آگے تھیں۔

س: رسول اکرم ﷺ نے اب کیا طریقہ اختیار فرمایا؟

ج: چونکہ ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کفار مزید دلیر

ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے ایک دن آپ کے سر انور پر خاک ڈال دی، حضرت خاتون جنت اسے دھوتی اور روتی جاتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے باہر نکلنے کا فیصلہ فرمایا۔

قبیلہ ثقیف کو دعوتِ اسلام

س: رسول اکرم ﷺ نے کس طرف کا قصد فرمایا؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے سوچا اگر ثقیف ایمان لائے تو قریش کے خلاف میری مدد کریں گے، اس لئے آپ نے طائف جانے کا قصد کیا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

س: ثقیف نے آپ کو کیا جواب دیا؟

ج: آپ نے ثقیف کے سرداروں عبد یامیل اور اس کے بھائی مسعود حبیب کو دعوتِ اسلام دی تو انہوں نے نہایت نامناسب جواب دیا بلکہ جب آپ مایوس ہو کر واپس ہوئے تو آپ کو گالیاں دی گئیں، تالیاں بجائی گئیں اور پتھر مارے گئے حتیٰ کہ آپ کے نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔

س: کیا اس بے ہودگی اور اذیت کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے ان کو بد عادی؟

ج: آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں، آپ نے صرف ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائی۔

س: طائف سے واپسی پر راستے میں ایک شخص اسلام لایا وہ کون تھا؟

ج: طائف والوں نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کے باغ تک آپ کا تعاقب کیا اگرچہ عتبہ اور شیبہ آپ کے دشمن تھے لیکن انہوں نے ترس کھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں انگور کا ایک خوشہ پیش کیا جسے آپ نے بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا، ان کا عیسائی غلام عواس یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور کہا کہ یہاں کے لوگ تو بسم اللہ پڑھ کر نہیں کھاتے، آپ نے اس کے وطن کے بارے میں دریافت کیا، اس نے کہا میں نبیوی کا رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا وہ تو حضرت یونس علیہ السلام کا

شہر ہے اور وہ پیغمبر تھے، چنانچہ عوااس کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

س: کفار کی طرف سے اس مایوسی کے دور میں بھی کچھ خوش نصیبوں کو اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے کا شرف حاصل ہوا، ان کے بارے میں کچھ بتائیے؟

ج: نبی اکرم ﷺ کے خلاف کفار کے پروپیگنڈے سے لوگوں کو آپ سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور جب وہ آپ سے ملتے تو اس قدر متاثر ہوتے کہ ایمان لانے پر مجبور ہو جاتے، ان لوگوں میں قبیلہ دوس کے سردار طفیل دوسی، رکانہ پہلوان اور خمداد ازدی شامل ہیں۔

س: رکانہ پہلوان کے ایمان لانے کا کیا سبب ہوا؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے رکانہ کو اسلام کی دعوت دی اور وہ بہت بڑا پہلوان تھا، اس نے نبوت پر دلیل مانگی، نبی اکرم ﷺ نے ایک تو اسے زمین پر بچھاڑ دیا اور دوسرا سامنے درخت کو حکم دیا، وہ حاضر ہو گیا اگرچہ اس نے آپ سے کہا کہ آپ بہت بڑے جادوگر ہیں لیکن جب آپ نے کشتی کر کے اسے تین بار گرادیا تو وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

س: خمداد ازدی کون تھا اور کیسے ایمان لایا؟

ج: خمداد ازدی ازدشنوہ قبیلہ کا رئیس تھا اور وہ آسیب یا جنات کی تکلیف والے مریضوں کو دم کیا کرتا تھا، وہ مکہ مکرمہ آیا تو چند بے وقوفوں نے حضور ﷺ کے بارے میں بتایا کہ انہیں آسیب کی تکلیف ہے اور وہ بھکی بھکی باتیں کرتے ہیں اور ایک نئے مذہب کا پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں، لہذا تم ان کو دم کرو، ایک دن حرم شریف کے صحن میں حضور ﷺ تشریف فرما تھے، وہ آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس آسیب کا مجرب دم ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور کلمہ شہادت پڑھا تو وہ متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

جنوں کا قبولِ اسلام

س: نبی اکرم ﷺ پر جنوں کے ایمان لانے کا کیا واقعہ ہے؟

ج: جب نبی اکرم ﷺ طائف سے واپس تشریف لائے تو راستے میں مقام خلدہ میں نصیبین شہر کے جن حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے قرآن مجید کی تلاوت سنی تو ایمان لے آئے۔

س: طائف کے سفر کے موقع پر وہ کونسا فرشتہ تھا جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے آپ کی کیا گفتگو ہوئی؟

ج: پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے، آپ مجھے جو حکم چاہیں دیں، اگر آپ حکم دیں تو میں پہاڑ کو ان لوگوں پر الٹ دوں، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے بندے پیدا کرے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

س: نبی اکرم ﷺ نے دعوت اسلام کے لئے اور کیا طریقہ اختیار فرمایا؟

ج: حج کے موقع پر تمام قبائل عرب مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے، آپ ان کو اسلام کی دعوت دیتے اور اس غرض کے لئے ان کے میلوں میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔

س: عرب کے مشہور میلے کون کون سے تھے؟

ج: احادیث میں عکاظ، مجنہ، اور ذوالحجاء کا ذکر آیا ہے، سب سے بڑا میلہ عکاظ تھا، یہ عرب کی بہت بڑی تجارتی منڈی تھی اور شعراء کا دنگل تھا، یہ میلہ ذی قعدہ کی پہلی سے بیس تاریخ تک رہتا تھا۔

س: نبی اکرم ﷺ نے کن کن قبائل کو اسلام کی دعوت دی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

ج: آپ تبلیغ دین کی خاطر قبیلہ بنو عامر، محارب، فزارہ، غسان، مرہ، سلیم وغیرہ قبیلوں کے پاس تشریف لے گئے اور ایمان و اسلام کی دعوت دی مگر ان میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا۔

س: [یثرب] مدینہ طیبہ میں دعوت اسلام کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

ج: نبوت کے گیارہویں سال رجب کے مہینے میں آپ نے حسب عادت منیٰ میں

عقبہ میں چند آدمیوں کو دعوت اسلام دی تو انہوں نے ایمان قبول کر لیا۔

س: آپ نے یثرب کا ذکر کیا ہے، یہ کون سی جگہ ہے؟

ج: یثرب مدینہ طیبہ کا پہلا نام ہے، اب مدینہ طیبہ ہی کہیں گے، یثرب کہنا جائز نہیں ہے۔

س: خزرج کے چھ آدمی کس طرح اسلام کی طرف راغب ہوئے؟

ج: چونکہ مدینہ طیبہ میں یہودی بھی رہتے تھے اور وہ طاقتور تھے، اس لئے اوس اور خزرج ان کے حلیف بن گئے تھے، یہودی ان کو آخری نبی کے بارے میں بتاتے رہتے تھے، اب جب نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ خزرج کے ان چھ آدمیوں کو اسلام کی دعوت دی تو وہ سمجھ گئے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کا تذکرہ یہودی کرتے ہیں، اس لئے وہ آپ پر ایمان لے آئے۔

بیعت عقبہ اولیٰ

س: بیعت عقبہ اولیٰ کسے کہتے ہیں اور یہ کن لوگوں نے کی تھی؟

ج: نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک پر ان بارہ آدمیوں نے عقبہ کے متصل بیعت کی اس لئے ان کی یہ بیعت، بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔

س: اس بیعت کو عورتوں کی سی بیعت سے تشبیہ دی گئی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: اس بیعت میں نبی اکرم ﷺ نے ان حضرات سے ان ہی باتوں کا وعدہ لیا جو عورتوں کو بیعت کرتے وقت لیا تھا، اس لئے یہ عورتوں کی سی بیعت کہلاتی ہے۔

س: وہ کیا باتیں تھیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا؟

ج: یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، بہتان تراشی نہیں کریں گے اور کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔

معراج شریف

س: اس سال کونسا اہم واقعہ رونما ہوا؟

ج: اسی سال ستائیسویں رجب کو رسول اکرم ﷺ کو معراج کرایا گیا۔

س: معراج شریف کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ملکوت و ملک کی سیر کروائی تھی، اس کو معراج کہتے ہیں، اس کا آغاز مکہ مکرمہ کی مسجد حرام سے ہوا اور پہلا مرحلہ مسجد اقصیٰ تک مکمل ہوا، وہاں آپ نے تمام نبیوں کی امامت کروائی، پھر دوسرے مرحلے میں آپ نے ساتوں آسمانوں کی سیر کی، پھر آپ نے سدرة المنتہی، جنت المعلیٰ، بیت المعمور اور عرش کی سیر کی اور پھر لامکان کی بلندیوں پر جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

س: یہ معراج محض خواب میں ہوئی یا جسمانی طور؟

ج: یہ سیر مکمل جسمانی طور پر ہوئی۔

س: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کثیف جسم والا ہے، یہ اوپر کیسے چلا گیا؟

ج: اس کے دو جواب ہیں: پہلا یہ کہ ایک جہاز بہت زیادہ وزنی ہوتا ہے مگر ہوا میں اڑتا ہے حالانکہ اسے انسان نے بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان سے بڑھ کر ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ جس طرح بشر ہیں، اسی طرح نور بھی ہیں اور نور کیلئے اڑنا کوئی مشکل نہیں۔

س: معراج شریف میں نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کیلئے کیا تحفہ لائے؟

ج: رسول پاک ﷺ تو پچاس نمازوں کا تحفہ لے کر آئے تھے مگر واپسی پر راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ کم کروائیں، پھر اللہ کے حکم سے پانچ نمازیں رہ گئیں لیکن مسلمان کو ثواب پچاس کا ہی ملے گا۔

س: معراج کیوں کروائی گئی؟

ج: چونکہ نبی اکرم ﷺ نے تبلیغ دین اور دعوت اسلام کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی حوصلہ افزائی اور دشمنوں پر آپ کے مقام کو واضح کرنے کیلئے آپ کو معراج کروائی۔

س: وہ کونسی شخصیت تھی جسے کفار مکہ نے واقعہ معراج کے حوالے سے نبی پاک ﷺ سے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے؟

ج: وہ حضرت ابوبکر صدیق تھے، جب کفار نے کہا کہ تمہارے دوست نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ رات کو مسجد اقصیٰ سیر کرنے گیا تو ابوبکر صدیق نے کہا کہ اگر یہ بات واقعی میرے نبی نے فرمائی ہے تو پھر میرا اس پر ایمان ہے کہ یہ بات سچ ہے۔

بیعت عقبہ ثانیہ

س: بیعت عقبہ ثانیہ کیا ہے اور یہ کب اور کس نے کی؟

ج: نبوت کے تیرہویں سال مدینہ منورہ سے کچھ لوگ حج کیلئے تشریف لائے تو ان تہتر ۷۳ مردوں اور دو عورتوں نے ایام تشریق میں چھپ کر منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی، اس کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔

س: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے کس بات پر بیعت کی تھی؟

ج: آپ نے ان کو دعوت اسلام دی اور فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ سے وہ چیز باز رکھو گے جو اپنے اہل و عیال سے باز رکھتے ہو۔

س: بیعت کے بعد آپ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

ج: آپ نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر فرمائے اور فرمایا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے، اسی طرح تم بھی اپنی اپنی قوم کے ذمہ دار ہو اور میں اپنی قوم کا ذمہ دار ہوں۔

س: بیعت کے بعد حضرت عباس بن عباد نے کن جذبات کا اظہار کیا؟
 ج: انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو
 مبعوث فرمایا! اگر آپ چاہیں تو ہم کل ہی منیٰ میں اکٹھے ہو کر مشرکین پر حملہ کر دیں لیکن نبی اکرم
 ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ہمیں اس بات کی اجازت نہیں، تم اپنی آرام گاہوں میں جا کر آرام کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اکرم ﷺ کی خصوصی کرم نوازی کے طفیل سیرت کوئیز
 کا حصہ اول مکمل ہوا اور انشاء اللہ اس کے بعد حصہ دوم میں سیرت کوئیز مکمل کر کے جلد ہی طبع کی
 جائے گی۔

مولانا محمد فہیم مصطفائی صاحب کی کی دیگر غیر مطبوعہ کتب کا تعارف

- [۱]: اسلام کوئیز (اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاقیات اور اسلامی عبادات پر مشتمل بہترین تحریر) زیر طبع۔
- [۲]: تفہیم الاحادیث (صحاح ستہ سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مشتمل اصول تحریر) زیر طبع۔
- [۳]: تلوین فقہ (فتہ کی تعریف و موضوع اور تاریخ و تدوین پر مشتمل ایک مفید رسالہ) زیر طبع۔
- [۴]: تلوین حدیث (حدیث کی تعریف، تاریخ و تدوین پر مشتمل بہترین رسالہ) زیر طبع۔
- [۵]: تلوین تفسیر (تفسیر و تاویل کی تعریفات و تاریخ و تدوین پر مشتمل عمدہ رسالہ) زیر طبع۔
- [۶]: علوم مصطفیٰ (صحاح ستہ میں مذکور علم غیب پر مشتمل 160 احادیث کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۷]: عقیدہ شفاعت (شفاعت کی اقسام اور دلائل و احوال پر مشتمل رسالہ، 48 صفحات) زیر طبع۔
- [۸]: نحو کوئیز (علم نحو کے ابتدائی و ضروری مسائل کا مختصر مگر جامع مجموعہ) زیر طبع۔
- [۹]: سیرت کوئیز [حصہ دوم] (ہجرت سے لے کر وفات تک کے تمام واقعات) زیر طبع۔
- [۱۰]: اشاریہ علی البخاری (صحیح بخاری سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۱]: اشاریہ علی المسلم (صحیح مسلم سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۲]: اشاریہ علی الترمذی (جامع ترمذی سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۳]: اشاریہ علی النسائی (سنن نسائی سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۴]: اشاریہ علی ابی داؤد (سنن ابی داؤد سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۵]: اشاریہ علی ابن ماجہ (سنن ابن ماجہ سے اخذ شدہ عقائد و احکامات پر مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۶]: عقیدہ استعانت اور صحابہ کرام (صحابہ کرام کے استعانت و استمداد کے عقائد پر مشتمل بہترین رسالہ 40 صفحات) زیر طبع۔